بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱/۳۶ | سوموار ۱۶ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ ۱۲ شہادت ۱۳۶۱ ہش ۱۲ اپریل ۱۹۸۲ء | نمبر ۸۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ شہادت/اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو ہمیشہ ہی صحت و تندرستی سے رکھے، آپکو اپنے فضلوں سے نوازتا رہے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی سے نوازے۔ آمین ؂

عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کی قبولیت اور بزرگان سلسلہ کو ملنے والی بشارتوں کے مطابق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عقدِ ثانی کی بابرکت تقریب

حضور کا عقدِ ثانی محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بنت محترم عبدالمجید خان صاحب کے ساتھ ہوا ہے

احباب جماعت ان ایام میں خاص التزام سے دعائیں کریں کہ جن عظیم دینی مقاصد کے پیش نظر یہ رشتہ استوار ہوا ہے وہ تمام و کمال پورے ہوں

ربوہ: ۱۱ شہادت/اپریل۔ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں، استخارہ۔ بعض احباب جماعت اور اراکین خاندانِ حضرت اقدس سے مشورہ کے بعد اور خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کی بہتر رنگ میں ادائیگی کے خیال سے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد مبارک میں نماز عصر پڑھانے کے بعد حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بنت محترم خان عبدالمجید خان صاحب (آف ویرووال) سے اپنے عقد ثانی کا خود اعلان فرمایا۔ مسنون طریق پر اعلان نکاح کے بعد حضور بارات لیکر محترم خان عبدالمجید خان صاحب کے گھر واقع دارالنصر غربی ربوہ تشریف لے گئے اور نئی شریک حیات کو جنہیں خدا تعالیٰ نے عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کی قبولیت اور بزرگانِ سلسلہ کو ملنے والی پیہم بشارتوں کے مطابق عطا کیا ہے، ہمراہ لیکر مغرب کے قریب اپنے گھر واپس تشریف لے آئے۔

نکاح کا اعلان سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر خود ہی فرمایا۔ مسجد کا مسقف حصہ اور صحن ربوہ کے مقامی اور بیرونجات سے تشریف لانے والے احباب سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد ایک نہایت جامع اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں یہ امر واضح فرمایا کہ حضور کا یہ نکاح خالصۃً اللہ تعالیٰ کی مرضی اور رہنمائی کے تحت خالص دینی مقاصد کے حصول کے لیے کیا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ حضور نے چالیس روز دعاؤں میں گذارے اور حضور کی تحریک پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تین بزرگوں نے مسلسل سات روز تک دعائیں کیں۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی بشارتوں کے مطابق شرح صدر ہو گیا تو اس نکاح کا فیصلہ کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبۂ نکاح میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے کہ جو دعاؤں کے ساتھ اپنے جیون ساتھی تلاش کرتے ہیں خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو ایسا ساتھی عطا کر دیتا ہے جو ان کی ذمہ داریوں کے نباہنے میں پوری طرح مدد کرنے والا ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں حضور کی حرم اوّل حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کے اوصاف حمیدہ کا نہایت پر اثر انداز میں ذکر فرمایا۔ اور فرمایا کہ میں علیٰ وجہ البصیرت اس حقیقت کی شہادت دے سکتا ہوں کہ ۴۷ سال تک منصورہ بیگم نے بیوی کی حیثیت سے جو میرا ساتھ دیا اور اس عرصے میں جو بدلتی ہوئی ذمہ داریاں میرے کندھوں پر پڑیں ان میں وہ میری پوری طرح ممد و معاون رہیں اور مجھے ہر لحاظ سے بے فکر کر دیا کہ میں اور وہ مل کر ان ذمہ داریوں کو نباہ سکیں جو اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً مجھ پر ڈالتا رہا۔

حضور نے فرمایا کہ منصورہ بیگم کی وفات کے بعد مجھے یہ احساس پیدا ہوا کہ ایک ساتھی ایسا ہونا ضروری ہے جو اہم جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں میرا ہاتھ بٹائے، فکروں کو دور کرنے والا ہو اور طمانیت پیدا کرنے والا ہو۔ حضور نے فرمایا منصورہ بیگم کی وفات کے بعد دو جہات سے مجھے بڑا کرب رہا۔ ایک ان کی جدائی کا اور دوسرا اس حقیقت کا احساس کہ ان کی جدائی کے نتیجہ میں کہیں میں اس سکون اور بے فکری سے اپنی عظیم ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں کوتاہی یا غفلت نہ برت رہا ہوں حضور نے فرمایا میری ایک حیثیت مرزا ناصر احمد کی ہے۔ اگر میں صرف مرزا ناصر احمد ہی ہوتا تو ساری زندگی کسی اور شادی کی ضرورت نہیں تھی مگر میری دوسری حیثیت جماعتِ احمدیہ کا خلیفہ ہونے کی بھی ہے جس پر جماعت کے مردوں اور عورتوں کی تربیت کی بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے چنانچہ اس احساس کی آگ جہاں میرے اندر سلگتی رہی اور یہ میرے لیے بڑی مشکل صورتِ حال تھی وہاں امریکہ سے لیکر دنیا کے دوسرے کنارے تک سے افراد جماعت نے مجھے یہ احساس دلایا کہ اہم جماعتی ذمہ داریوں کی خاطر مجھے دوسری شادی کرنی چاہیئے۔ مردوں نے بھی خطوط لکھے اور عورتوں نے بھی یہ مطالبہ کیا۔ حضور نے فرمایا کہ خلیفۂ وقت کی بیوی کی حیثیت خلافت اور جماعت کے درمیان ایک رابطے اور تعلق کی ہوتی ہے بسا اوقات کام کی زیادتی کی وجہ سے ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں کہ ہر دو اکٹھے خواتین سے ملاقات نہیں کر سکتے ایسی صورت میں جماعت کی عورتیں خلیفۂ وقت کی بیوی سے ملاقات کر لیتی ہیں انہیں دعا کے لیے کہتی ہیں اور ان سے دعائیں حاصل کرتی ہیں وہ خلیفہ تک ان کی درخواستیں پہنچاتی ہیں۔ اس طرح سے وہ دعائیں لینے والی اور تقسیم کرنے والی بن جاتی ہیں۔

حضور نے فرمایا اس میں جو مشکل مجھے پیش آئی وہ یہ تھی کہ اگر مجھے یعنی ناصر احمد کو شادی کرنی ہوتی

باقی ص۸ پر

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ خداوند تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی سے رکھے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور لمبی زندگی عطا کرے آمین ؂

• خاکسار کی والدہ صاحبہ (بیوہ حاجی محمد رمضان صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود) عرصہ ایک سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ فیصل آباد داخل کروایا گیا تھا۔ اب ڈاکٹری مشورہ کے مطابق لاہور میو ہسپتال میں داخل کروایا جائے گا۔ معجزانہ رنگ میں شفایابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسلم ایاز کوارٹر ۵۰۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

• خاکسار کی بیٹی عزیزہ صفیہ سلطانہ خانم (اہلیہ سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ) بمعہ دونوں بچوں کے سیرالیون مورخہ ۱۰/۴/۸۲ کو جا رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے اور سفر میں وہی حافظ و ناصر ہو۔

(محمد الطاف خان کارکن نظارت دیوان ربوہ)

• برادرم مکرم سلیم احمد خان صاحب عرصہ چار ماہ سے انتہائی پریشانی اور تکلیف میں ہیں۔ تمام احباب جماعت خصوصاً بزرگان اور مربیان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ دعا فرمائیں مولا کریم میرے بھائی کی پریشانی اور تکلیف معجزانہ طور پر دور فرمائے۔ والدین کے غم کو خوشی میں بدل دے آمین

(نثار احمد خان۔ مربی سلسلہ شاہدرہ لاہور)

رجسٹرڈ ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

۱۲ شہادت ۱۳۶۱ ہش

رزقِ حرام اور اس کی ہلاکت آفرینی

اسلام اپنی بے مثال و لازوال اور انتہائی پُرحکمت تعلیم پر عمل پیرا کر کے انسانوں کو روحانی علو و ارتفاع سے ہمکنار کرنا اور انہیں قربِ الٰہی کی نعمت سے سرفراز کرنا چاہتا ہے تاکہ ایسے تقویٰ شعار اور نیکوکار لوگوں کے ذریعہ ایک نہایت ہی حسین، صالح معاشرہ معرضِ وجود میں آسکے اور ایسے معاشرہ کی برکتوں سے مالا مال ہو کر یہ دنیا صلح و آشتی اور امن و صلاحیت کا گہوارہ بن سکے۔

اس غرض کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے جو نہایت ہی دور رس نتائج کے حامل احکام دیئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے مومنوں کو ہمیشہ حلال اور حلال اشیاء میں سے بھی علی الخصوص پاکیزہ اور طیب چیزیں کھانے کا حکم دیا ہے۔ اسی لئے فرمایا:

وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ (المائدہ آیت ۸۹)

ترجمہ:۔ اور جو کچھ اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

دوسرا حکم اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ جو حلال اور طیب چیزیں تم کھاؤ یا اپنے استعمال میں لاؤ ضروری ہے کہ وہ جائز اور حلال ذرائع سے تم نے حاصل کی ہوں اسی لئے ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا کہ:۔

وَ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۹)

ترجمہ:۔ اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اُن اموال کو (اس غرض سے) حکام کی طرف کھینچ لے جاؤ کہ تم لوگوں کے مال کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ہوئے ناجائز طور پر ہضم کر جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں باطل کا لفظ استعمال کر کے مال حاصل کرنے کے تمام ناجائز ذرائع کی طرف اشارہ کر دیا ہے اور حکم یہ دیا ہے کہ ناجائز ذرائع سے ہرگز کوئی مال حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ اس میں ہر قسم کا دھوکہ، فریب، جھوٹ، خیانت، ماپ تول میں کمی، ذخیرہ اندوزی، چور بازاری، ناجائز منافع خوری، سمگلنگ، اتلافِ حقوق، ظلم، زیادتی وغیرہ تمام ناجائز ذرائع آجاتے ہیں۔ پھر تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ کہہ کر رشوت ستانی اور جھوٹے مقدمات کے ذریعہ دوسروں کا مال ہتھیانے کا بھی ذکر کر دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ کسی بھی ناجائز ذریعہ سے مال کھانے سے بچو اور صرف اور صرف جائز اور حلال ذرائع سے رزقِ حلال حاصل کرو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو مال ناجائز ذرائع سے حاصل کیا جائے گا اسے استعمال میں لانا انسان کے لئے حرام کے حکم میں ہوگا اس کے طیب اور پاکیزہ ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اب چونکہ ناجائز ذرائع سے حاصل کی ہوئی مال حرام کے حکم میں ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا کہ جو لوگ بھی ناجائز ذرائع سے دوسروں کا مال ہتھیائیں گے باایمان لاتے اور مومن کہلانے کے باوجود وہ اپنے آپکو ایمان کے ثمرات سے محروم کر لیں گے اور دوزخ کے عذاب کا مستحق بنالیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ناجائز ذرائع سے مال حاصل کرنے والوں کو اس کے ہولناک انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

(النساء آیات ۳۰، ۳۱)

ترجمہ:۔ اے مومنو تم ناجائز طور پر ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ۔ ہاں یہ جائز ہے کہ مال کا حصول باہمی رضا سے تجارت (لین دین) کے ذریعہ سے ہو اور تم اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ اللہ یقیناً تم پر بار بار رحم کرنے والا ہے اور جو شخص بھی یہ (دوسرے کا مال کھانا) ظلم اور زیادتی کے ذریعہ کرے گا اسے ہم ضرور آگ میں ڈالیں گے۔ اور یہ (یعنی ایسے شخص کو جہنم میں ڈالنا) اللہ کے لئے آسان ہے۔

اس سے اکل حلال کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر مومن کو اس بات کا پابند کیا ہے کہ وہ بہر صورت و بہر حال حق حلال کی کمائی پر قناعت کرے اور ناجائز ذرائع سے دولت کمانے کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔ جو لوگ بھی ناجائز ذرائع سے دولت کمانے کے مرتکب ہوں گے انہیں بہت ہولناک انجام سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور وہ یہی ہے کہ معاشرہ میں فساد کی کیفیت پیدا کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ ان کے لئے جہنم مقدر کر دے گا۔ العیاذ باللہ۔

بلاتبصرہ

"ہوائے نفس کا آسیب اور اس کا شکار"

محترم مدیر صاحب ماہنامہ "ترجمان القرآن" لاہور تازہ شمارہ کے ادارتی مقالہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "آج ہم ایک ایسے غیر صحت مند ماحول میں گھرے ہیں کہ ہمارے ضمیر زخم زخم ہیں اور ایک اضطراب مسلسل ہمارے عروق و اعصاب پر چھایا ہوا ہے۔ ہر کوئی اپنی روحانی تونس میں مبتلا ہو کر مادیت کے سرابوں کے پیچھے بھاگ رہا ہے اور جتنا بھاگتا ہے تونس بڑھتی جاتی ہے۔ اور کوئی سراب ایسا نہیں جو ایک گھونٹ پانی فراہم کر سکے۔

اس مادہ پرستانہ دورِ زندگی نے آدمی کی ساری توجہ جسمانی زندگی پر مرتکز کرا دی ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی نے جسم کی آسائشوں کے لئے رنگا رنگ سامانوں کے انبار لگا دیئے ہیں۔ انسان ہوائے نفس کے آسیب کا شکار ہو گیا ہے۔ انسانی دل و دماغ کی ساری دلچسپیاں خواہشوں کے رنگین کھلونوں اور غباروں کے گرد جمع ہو گئی ہیں۔ دولت خادمِ انسان ہونے کی بجائے صنم خانۂ تمدن کا جہاد یوتا بن گئی ہے۔ معیارِ زندگی کی پرستش شروع ہو گئی ہے۔ لوگ ناجائز کمائیوں کے گندے پانی کے سیلِ تند میں بہہ رہے ہیں اور بہتے ہوئے غوطے بھی کھا رہے ہیں۔ رزقِ حرام کے طوفان میں جیسے ہر شخص جہازِ عمرِ رواں پر بے اختیار بیٹھا ہو جس کا کوئی بادبان ہے نہ ساحل:"

(۲) "جس معاشرہ میں حرام کمائیاں عام ہو جائیں اور یہ کہا جانے لگے کہ حرام سے بچنا ناممکن ہے اس معاشرہ میں لازمی طور پر اخلاقی اقدار برباد ہونے لگیں گی۔ آپس کا انسانی احترام ختم ہو جائے گا۔ بڑوں کا ادب ختم ہو جائے گا۔ چھوٹوں کے لئے شفقت نہیں رہے گی۔ نسائیت کا وقار اور امومت کا تقدس نہیں رہے گا۔ وعدوں پر اعتبار نہیں رہے گا۔ لوگوں میں احساسِ تحفظ ختم ہو جائے گا، بلکہ بات اور آگے بڑھے گی۔ اور بات بات پر لوگ تشدد کے چھرے نکالنے لگیں گے، ہر معاملے میں دھینگا مشتی ہوگی، طبیعت کا ذرا سا تکدر انتقام کا روپ دھار لے گا۔ ہر اختلاف پر نفرت بھڑکے گی۔ ہر ناپسندیدہ واقعہ پر بے قابو اشتعال پیدا ہوگا اور ان احوال کے نتیجہ میں بہیمانہ جرائم کا ایک طوفان اُمڈ پڑے گا جبھی تو رسول مقبولؐ نے فرمایا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ یعنی دنیا یا دولتِ دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اب آپ خود سوچ لیجئے کہ کیا آپ ایسے ہی حالات سے دوچار نہیں ہیں۔"

(ماہنامہ "ترجمان القرآن" لاہور بابت اپریل ۱۹۸۲ء۔ اقتباسات ماخوذ از مقالہ افتتاحیہ بعنوان "اشارات" صفحہ ۲ و ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت پروفیسر قاضی محمد اسلم کی یاد میں

ایک یادگار نشست

قسط نمبر 1

- مکرم پروفیسر سی اے قادر صاحب
- مکرم چوہدری محمد علی صاحب
- مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب
- مکرم رفیعہ حسن صاحبہ
- مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب

کے مضامین

ایوان محمود میں ٹینس اور بیڈمنٹن کھیلنے والوں کے لئے ۱۸ مارچ ۱۹۸۲ء کی شام ایک عجیب نظارہ تھا۔ ہال کے صدر دروازے کے سامنے اور دفتر خدام الاحمدیہ کے کمروں کے درمیان لاؤنج میں دو بڑی بڑی میزوں پر کچھ کاغذ، کتب، خطوط، تصاویر وغیرہ ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں اور لوگ انہیں بڑی دلچسپی اور محبت عقیدت سے پڑھ رہے تھے۔ دیوار کے اندر بنے ہوئے ایک خانے میں ایک بڑی سی تصویر رکھی تھی اس کے ساتھ کچھ گروپ فوٹو تھے اور بورڈ پر ایک بڑے سفید کاغذ پر ایک عظیم شخص کے حالات زندگی تحریر تھے۔ پڑھنے والا ایک طرف سے نظر اٹھاتا تو دوسری چیز ایک مقناطیس کی طرح اسے اپنی طرف کھینچ لیتی غرضیکہ

کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا ایں جاست

کا نظارہ تھا ؎

یہ مختصر سی نمائش ملک کے عظیم ماہر نفسیات، فلاسفر، ماہر تعلیم اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جید عالم حضرت قاضی محمد اسلم صاحب نور اللہ مرقدہ کی یاد میں منعقدہ ہونے والی ایک خصوصی یادگار تقریب کا ایک حصہ تھی جو نماز مغرب کے بعد اس جگہ کے عین اوپر لائبریری ایوانِ محمود میں منعقد ہو رہی تھی اس نمائش میں حضرت قاضی صاحب کے مضامین کتب تصاویر اور ان کے خطوط رکھے گئے تھے اور اس میں شرکت کے لئے ملک کے نامور فلسفہ دان اور استاد محترم پروفیسر سی اے قادر ڈی لٹ جنہیں محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب مرحوم کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ شعبہ فلسفہ کے استاد مکرم قاضی جاوید صاحب اور شعبہ انگریزی اور پولیٹیکل سائنس کے بعض احباب بھی لاہور سے تشریف لائے تھے۔

اللہ تعالیٰ جزا دے مکرم سعید احمد صاحب چٹھہ کو جنہوں نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ اصلاح وارشاد کے تحت بڑی قیمتی علمی نشستوں کا سلسلہ شروع کیا ہے جس میں اب تک جماعت احمدیہ کے درجن بھر احباب دلچسپ اور معلومات افزا مقالے پڑھ چکے ہیں یہ یادگار نشست بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔

ایوانِ محمود کی لائبریری کو آج خاص انداز سے سجایا گیا تھا۔ اس چھوٹے سے ہال نما کمرے میں کرسیاں بچھی ہوئی تھیں اور سامنے سٹیج تھا۔ حاضرین کی تعداد سو کے لگ بھگ تھی سبھی حاضرین علم و ادب سے دلچسپی رکھنے والے احباب تھے اور حضرت قاضی محمد اسلم کے بارے میں مضامین سننے۔ یہاں جمع ہوئے تھے۔

تقریب کے مہمانِ خصوصی محترم پروفیسر سی اے قادر صاحب اور صدر تعلیم الاسلام کالج کے سابق پرنسپل میر کے رنگ میں شعر کہنے والے استاد محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب مضطر تھے۔

سب سے پہلے لاہور سے آئے ہوئے مکرم منور عمر صاحب نے شعبہ ایپلائڈ سائیکولوجی پنجاب یونیورسٹی لاہور کی چیئرمین محترمہ منزر رفیعہ حسن صاحبہ کا لکھا ہوا مضمون سنایا۔ رفیعہ حسن صاحبہ نے محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کو برصغیر میں اور خصوصاً پاکستان میں نفسیات کا مؤسس قرار دیا۔ اور بتایا کہ قاضی صاحب مرحوم نے کراچی، لاہور کی یونیورسٹیوں میں نفسیات اور فلسفے کے مضامین کی بنیاد رکھی اور ان شعبوں کے بانی چیئرمین رہے۔ قاضی صاحب کے اوصافِ حمیدہ کے تذکرہ میں انہوں نے بتایا کہ ان کے نزدیک ایک تصور سب سے قابلِ قدر تھا کہ شاگردوں کی بہبود مدنظر رکھی جائے۔ منزر رفیعہ حسن خود بھی قاضی صاحب مرحوم کی شاگرد رہی ہیں اور قریباً تیس سال تک قاضی صاحب سے ان کا رابطہ رہا۔ انہوں نے بتایا کہ قاضی صاحب انسانی روابط میں ایک گہری متوازن شخصیت تھے۔ سائیکولوجی آف ریلیجن ان کا خصوصی مضمون تھا اور بچوں کی نفسیات ان کا من پسندیدہ موضوع ان کی شخصیت کی مضبوطی کا سبب ان کے ایمان کی مضبوطی تھی اور ملک بھر کی کتنی ہی علمی شخصیات کی ترقی میں ان کی شخصیت کی گہری چھاپ نمایاں نظر آتی ہے۔

اس کے بعد تاریخ کے معروف استاد اور جانے پہچانے مضمون نگار پروفیسر سعود احمد خان آئے انہوں نے قاضی صاحب مرحوم کے ساتھ اپنے تعلقات کا تفصیلی ذکر کیا چونکہ اس ذکر میں ان کی اپنی شخصیت کا ذکر آنا لازمی تھا اس لئے وہ بار بار انکسار اور حجاب سے کہتے میں تو ایک معمولی سا آدمی ہوں، میں تو کچھ بھی نہیں ان کے اس انداز تقریر نے حاضرین پر ایک گہرا نقش چھوڑا۔

مکرم سعود صاحب نے بتایا کہ قاضی صاحب مرحوم کی زندگی تکلفات تصنع اور بناوٹ سے یکسر پاک تھی وہ خلوص اور محبت کا پیکر ایک ایسے بزرگ تھے کہ انہوں نے جس سے تعلق قائم کیا اسے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ ان کی شخصیت کے یہ جوہر طالب علم کے زمانہ سے ہی نمایاں تھے جس کا سب سے پہلا اظہار یوں ہوا کہ وہ ایشیا میں مسلمانوں کی انتہائی معروف درسگاہ اور تاریخی اہمیت کے حامل بلند پایہ تعلیمی ادارے علی گڑھ یونیورسٹی کی سٹوڈنٹس یونین کے سیکرٹری جنرل بنے۔ اور یہ وہ عہدہ ہے جس پر برصغیر کے مشہور مسلمان رہنما مولانا محمد علی جوہر اور بھارت کے سابق صدر ڈاکٹر ذاکر حسین بھی فائز رہے ہیں۔ قاضی صاحب نے ایم اے گورنمنٹ کالج لاہور سے کیا۔ سعود خان صاحب نے بتایا کہ انہوں نے خود قاضی صاحب کی زبان سے سنا کہ انہوں نے جب ایم اے میں فلاسفی کے ساتھ ایپلائڈ سائیکولوجی کا مضمون رکھا تو ڈاکٹر علامہ اقبال نے جو گورنمنٹ کالج کے استاد تھے۔ یہ کہا کہ میں اس مسلمان لڑکے سے ملنا چاہتا ہوں جس نے یہ مضامین لئے ہیں اور اس طرح علامہ اقبال کی خواہش پر حضرت قاضی صاحب کا اقبال سے رابطہ قائم ہوا۔ اور پھر علامہ اقبال نے لاہور میں ہونے والی ایک اسلامی اصول دینیات کی کانفرنس میں قاضی صاحب کو ایک مضمون پڑھنے کے لئے بھی کہا جس کا عنوان تھا "اسلامی عبادات میں توجہ قائم رکھنے کے طریقے" اس کے بعد قاضی صاحب کا اقبال سے بڑا قریبی تعلق رہا اور وہ انگریزی اور ایم اے فلسفہ کے امتحانات کے پرچوں میں کئی دفعہ علامہ اقبال کے ساتھ ممتحن بھی رہے۔

سعود خان صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر قاضی صاحب سالہا سال تقاریر کرتے رہے۔ اور جلسہ پر ان کی تقاریر سعود خان صاحب والد، مشہور شاعر اور ادیب حضرت ماسٹر محمد حسن آسان صاحب دہلوی ہمیشہ بڑے التزام اور توجہ سے سنتے تھے۔ اور یہی حال جماعت احمدیہ کے اہل علم طبقے کا تھا۔ مکرم سعود صاحب نے اپنے والد محترم کے ساتھ قاضی صاحب کے روابط کا تفصیلی تذکرہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ قاضی صاحب مرحوم میرے والد صاحب کے ساتھ بہت محبت رکھتے تھے۔ دہلی آتے جاتے ہمیشہ والد صاحب سے ضرور ملنے آتے وہ مدراس لیکچر دینے گئے تو دہلی رکے۔ اس ضمن میں انہوں نے بر سبیل تذکرہ بتایا کہ قاضی صاحب نے مجھے خود بتایا تھا کہ مدراس لیکچر کی تیاری میں انہوں نے حضرت مصلح موعود کی ہدایت سے بڑا فائدہ اٹھایا اور حضرت مصلح موعود نے کئی صفحات ان کو اس بارہ میں املاء کرائے۔ سعود صاحب نے بتایا کہ حضرت قاضی صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ اس وقت میسر آیا جب وہ علی گڑھ جاتے ہوئے دہلی رکے۔ ان کے میزبان نے حضرت آسان دہلوی صاحب کو بتایا کہ قاضی صاحب ان کے ہاں قیام پذیر ہیں۔ حضرت آسان صاحب قاضی صاحب سے ملنے گئے تو قاضی صاحب اپنے میزبان پر ناراض ہوئے کہ حضرت آسان صاحب کو آنے کی زحمت کیوں دی۔ مجھے بتاتے میں خود ان سے ملنے جاتا۔ اس کے بعد جب بھی دہلی آتے ہمیشہ خود ملنے جاتے۔ سعود صاحب نے بتایا کہ والد محترم ادیب تھے انہوں نے ان دنوں ایک افسانہ لکھا۔ اس افسانے میں ایک کردار کا نام انہوں نے حضرت قاضی صاحب کی ذات سے متاثر ہو کر پروفیسر اسلم رکھا۔ حضرت قاضی صاحب کی تمام خوبیاں انہوں نے اس کردار میں سمو کر رکھ دیں۔

محترم سعود صاحب نے قاضی صاحب کے ساتھ اپنے روابط کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جب میں افریقہ میں سولہ سال تعلیمی خدمات انجام دے کر واپس پاکستان آیا تو قاضی صاحب سے قریبی روابط قائم ہوئے وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ تعلیم الاسلام کالج میں آجاؤ اور پھر خدا تعالیٰ نے ایسے سامان کئے کہ میری تقرری تعلیم الاسلام کالج میں ہو گئی اس دوران ان کے ساتھ خوب علمی صحبت رہی ان کی گفتگو میں علی گڑھ، کیمبرج اور پنجاب یونیورسٹی کے دانشوروں کی علمی باتیں زیر بحث آتیں انہوں نے مشہور انگریز تاریخ دان اور فلاسفر نکلسن کا بھی ذکر کیا اور ایک اور مشہور فلسفہ دان اور تاریخ دان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آربری کا بھی ذکر کیا۔ سعود خان صاحب نے بتایا کہ ایک دن کیمبرج میں ایک نوٹس لگا کہ پروفیسر نکلسن اپنے گھر میں اسلامی کلچر کے بارے میں خصوصی لیکچر دیں گے۔ اس کی معمولی سی فیس بھی رکھی گئی تھی۔ قاضی صاحب نے بتایا کہ موضوع کو دیکھ کر مجھے بھی لیکچر سننے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ مقررہ روز میں پہنچا۔ میرا خیال تھا کہ وہاں پر لیکچر سننے والوں کی بھیڑ ہوگی۔ جب میں پروفیسر نکلسن کے سیکرٹری کو فیس ادا کر چکا تو اس نے مجھے اشارہ کیا کہ اُدھر چلے جاؤ لیکچر شروع ہے میں کمرے میں داخل ہوا تو میری حیرانی کی انتہا نہ رہی کہ پروفیسر نکلسن کا لیکچر جاری تھا اور کمرے میں صرف ایک شخص جو بعد میں پروفیسر آربری کے نام سے مشہور ہوا لیکچر سن کر نوٹ لے رہا تھا۔ سعود صاحب نے اس اہم نکتہ کی طرف متوجہ کیا کہ زندہ قومیں علم کی پرورش اس طرح سے کرتی ہیں۔ محترم قاضی صاحب نے انہیں بتایا کہ پروفیسر نکلسن کو کیمبرج یونیورسٹی نے نہ معلوم کتنی بھاری فیس دی ہوگی جس سے صرف دو شاگردوں نے فائدہ اٹھایا اور کیمبرج یونیورسٹی کی لگائی ہوئی رقم بے کار نہیں گئی۔ کیونکہ پروفیسر نکلسن دنیا سے رخصت ہوا تو اس کی جگہ پر اس کے قد کاٹھ کی شخصیت پروفیسر آربری کے نام سے موجود تھی۔

طلباء کے ساتھ حضرت قاضی صاحب کے مشفقانہ طرزِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا کہ حضرت قاضی صاحب ہمیشہ اساتذہ سے کہا کرتے تھے کہ اگر کلاس نہ لینا ہو تو طلباء کو پہلے سے ضرور بتاؤ تاکہ وہ کلاس میں جا کر بدمزگی کا شکار نہ ہوں اور طلباء کا استاد پر سے اعتماد نہ اٹھے۔ مقرر نے بتایا کہ ایک دیہاتی لڑکا کالج میں داخل ہوا جو اردو بھی صحیح نہ بول سکتا تھا۔ قاضی صاحب نے اس پر توجہ دی اور نہ صرف اس نے ایم اے فلاسفی کیا بلکہ اس میں اتنا اعتماد پیدا ہوا کہ سٹیج سپیکر بن گیا۔ اسی طرح ایک لڑکا ربوہ آیا۔ یہاں نہ سینما نہ تھیٹر نہ دلچسپی کا کوئی اور ایسا سامان اس نے باپ کو لکھا کہ مجھے واپس بلا لو۔ باپ نے انکار کیا۔ لڑکا اتنا دل برداشتہ ہوا کہ اس نے لکھا کہ میں خودکشی کر لوں گا لڑکے کے باپ نے حضرت قاضی صاحب کو لکھا۔ انہوں نے لڑکے کو بلایا اس سے باتیں کیں اس کا دل ایسا لگا کہ وہ یہاں سے ایم۔ ایس۔ سی کر کے گیا۔ ایک اور شرمیلے سے دیہاتی لڑکے نے اپنے باپ کو لکھا یہاں میرا کوئی دوست نہیں بنتا قاضی صاحب کو پتہ لگا تو اسے بلایا اور کہا کہ میں تمہارا دوست ہوں۔ لڑکے کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ سعود خان صاحب نے بتایا کہ قاضی صاحب حوصلہ افزائی کرنے کے معاملے میں بڑے فراخ دل اور فیاض تھے جس کسی کا مضمون پسند آجاتا اسے ضرور خط لکھتے۔ میرے ساتھ بھی کئی دفعہ ایسا ہوا۔ میرے ایک مضمون کو پڑھ کر فرمایا اس موضوع کو سمجھنے والے پاکستان میں بہت کم ہیں پاکستان سے باہر اہلِ علم لوگوں سے رابطہ قائم کرو۔ اس پر میں نے مشہور تاریخ دان پروفیسر ٹائن بی سے خط و کتابت شروع کی۔ قاضی صاحب نے ٹائن بی سے اپنی خط و کتابت کا بھی حوالہ دیا۔ حضرت قاضی صاحب چاہتے تھے کہ علم پھیلے لوگ فائدہ اٹھائیں۔ ایک دفعہ اس دور کے مشہور برطانوی فلسفی برٹرینڈ رسل کی وفات کے موقع پر طلباء سے خطاب فرمایا۔ اگلے روز ملے تو بڑے مغموم تھے کہ رسل جیسی شخصیت پر تقریر تھی۔ اور بہت کم طلباء اس میں شامل تھے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ تاریخ سے برٹرینڈ رسل کے تعلق کے بارے میں کچھ بتا سکیں تو میں تاریخ کے طالب علموں کو اکٹھا کر لوں گا۔ انہوں نے بڑی خوشی سے حامی بھری اور پھر رسل کے بارے میں ایک بڑی شاندار تقریر کی اور طالب علموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے سعود خان صاحب نے بتایا کہ میں اکثر ان کی کوٹھی پر جایا کرتا تھا۔ جب کچھ دیر گزر جاتی تو اپنی کم سائیگی کا خیال کر کے اٹھنے کی کوشش کرتا تو قاضی صاحب نے ایک دفعہ بڑے خوبصورت انداز میں مجھ سے کہا۔ آپ جب آتے ہیں اور چلتے ہوئے کرسی پر آکر بیٹھ جاتے ہیں تو بڑے اچھے لگتے ہیں مگر جب جاتے کے لئے اپنی نشست سے ذرا سا اٹھتے ہیں تو یہ حرکت اچھی نہیں لگتی۔ سعود صاحب کہنے لگے کہاں میں معمولی سا آدمی اور کہاں قاضی صاحب کی یہ صحبت!!

مکرم پروفیسر سعود خان صاحب کی دلچسپ تقریر کے بعد شعبہ فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے چیئرمین محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب تشریف لائے۔ انہوں نے انگریزی میں تقریر کی مگر پہلے اردو میں یہ معذرت کی کہ منتظمین نے انہیں یہ تاثر دیا تھا کہ تقریب کی زبان انگریزی ہوگی اس لئے وہ اپنا مضمون انگریزی میں لکھ لائے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے موضوع کا عنوان تھا "قاضی صاحب۔ جیسا میں نے انہیں پایا" انہوں نے بتایا کہ میں قادیان میں اپنے سکول کے طالب علمی کے زمانہ سے قاضی صاحب کو جانتا تھا۔ پھر جب ایف سی کالج میں داخل ہوا اس وقت بھی ان کی تقاریر سنتا رہا۔ ذہن پر یہ تاثر تھا کہ یہ ہماری جماعت کے بہت بڑے عالم اور مقرر ہیں۔ فلاسفی کے بہت بڑے ماہر اور ریلیجس سکالر کی حیثیت سے ان سے میں واقف تھا۔ پھر جب میں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایم ایس سی کی اور ساتھ ہی پارٹیشن ہوگئی تو مجھے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں مقرر کیا گیا جو قادیان سے ہجرت کر کے لاہور آگیا تھا۔ قاضی صاحب اس وقت لاہور میں گورنمنٹ کالج میں تھے۔ ہمارا انسٹی ٹیوٹ بھی کالج کے قریب تھا اس دوران بھی قاضی صاحب سے تعارف برقرار رہا۔ اس کے بعد قاضی صاحب کراچی چلے گئے اور میں T I کالج ربوہ میں آگیا۔ اس دوران ایک دفعہ ان کا ذکر بہاولپور کی تعلیمی کانفرنس میں آیا۔ موضوع تھا کہ انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے بالکل ختم کر دیا جائے۔ تمام مقررین نے موضوع کے حق میں بڑی جوشیلی تقاریر کیں۔ مشہور ماہر تعلیم اور پنجاب یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر میاں افضل حسین صاحب نے بھی زبردست تقریر کی اس کے بعد قاضی صاحب اٹھے اور اپنے دھیمے اور مخصوص انداز میں موضوع کی مخالفت کی اور بڑے مضبوط انداز میں ثابت کیا کہ واحد عالمی زبان انگریزی ہے جکڑ رابط توڑ دینا ہماری علمی ترقی کے لئے سخت مہلک ہوگا۔ ان کی تقریر کا جادو ایسا سر چڑھ کر بولا کہ ان کی تقریر کے ختم ہوتے ہی میاں افضل حسین صاحب کھڑے ہو گئے۔ اور کہا کہ میں اپنے دلائل واپس لیتا ہوں قاضی صاحب کے دلائل بہت وزنی اور ٹھوس ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ قاضی صاحب کا اہم کارنامہ سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) کی راہنمائی میں۔ تعلیم الاسلام کالج میں ایم ایس سی فزکس کی کلاسز کے اجراء میں شاندار کامیابی حاصل کرنا تھا۔ ایک پرائیویٹ کالج جس کے وسائل بھی محدود ہوں اور جو لاہور سے ایک سو میل دور ہو۔ اس کا ایسے منصوبے میں ہاتھ ڈالنا ہی ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ جب پہلی بار یونیورسٹی کو لکھا گیا فوراً ہی انکار ہو گیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے اس جدوجہد کی کچھ تفصیل حضرت قاضی صاحب کے لکھے ہوئے نوٹس کے حوالے سے سنائی۔ اور بتایا کہ ہم نے ہمت نہ ہاری اور یونیورسٹی کو بڑے طریقے سے قائل کیا۔ سب سے پہلے ہم انہیں اس اصولی بات پر لائے کہ لاہور سے باہر مراکز تعلیم قائم کئے جانے چاہئیں۔ اس کے بعد ایسے تعلیمی ادارے کی ضروریات کا جائزہ پیش کیا۔ یہ ضروریات منوانے کے بعد اپنے کالج میں لائبریری، لیبارٹری، ورکشاپ وغیرہ قائم کرنا شروع کی۔ اور جب سب کام مکمل ہو گیا تو پھر یونیورسٹی کو لکھا۔ اس دفعہ یونیورسٹی نے منظوری دے دی اور پھر پہلے دوسرے تیسرے سال جو حیران کن نتائج ایم ایس سی فزکس کے طلباء نے دکھائے اس نے پنجاب یونیورسٹی میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے شعبہ فزکس کی دھوم مچا دی۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ فلسفے اور نفسیات کے پروفیسر ہونے کے باوجود حضرت قاضی صاحب سال میں ایک لیکچر دینے شعبہ فزکس میں ضرور آیا کرتے تھے۔ اور وہاں بھی ایسی باتیں جو طلباء کے بے حد فائدہ کی ہوتیں ان کے ذہن نشین کراتے۔ ان کے موضوعات "سٹوڈنٹس گائیڈنس" "ایک کامیاب سائنسدان کی خوبیاں" اور "عملی نفسیات" وغیرہ ہوتے انکی بڑی خواہش تھی کہ تعلیم الاسلام کالج میں سائیکالوجی اور فلاسفی کی پوسٹ گریجویٹ کلاسیں شروع کی جائیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں انہیں سینٹ SAINT (ولی اللہ) کہا کرتا تھا درحقیقت وہ ایک عظیم سکالر اور علم کا مینار تھے اور ایسے شخص تھے جو "نفس مطمئنہ" کے درجہ پر فائز تھا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے حضرت قاضی صاحب کی ذاتی زندگی کا ایک واقعہ سنایا کہ ۱۹۶۸ء کی سردیوں میں ایک دفعہ وہ میرے گھر واقع دارالنصر غربی تشریف لائے رات کے کھانے کے بعد ہاتھ دھونے باہر برآمدے میں نکلے۔ فرش گیلا تھا ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں اپنی کوتاہی کی وجہ سے نیم تاریکی میں ان کی صحیح راہنمائی نہ کر سکا۔ نتیجتاً وہ گر گئے اور ان کی کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ انہوں نے سخت تکلیف اٹھائی اس کے بعد وہ چودہ سال زندہ رہے مگر کبھی بھی اشارۃً بھی اس بات کا ذکر نہ کیا کہ میری (ڈاکٹر نصیر صاحب) غفلت کی وجہ سے وہ گر گئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ جب بھی میں نے بعد میں اپنی شرمندگی اور معذرت کا اظہار کرنا چاہا انہوں نے اس موضوع پر مجھے بات بھی کرنے کی اجازت نہ دی۔ حضرت قاضی صاحب کے کردار کی اس عظمت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب موصوف کی آواز بھرا گئی۔ اور کئی سیکنڈ انہیں اپنی حالت پر قابو پانے کے لئے خاموش رہنا پڑا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اس واقعے کا اگر کوئی اثر ہوا بھی تو یہ کہ ان کی مجھ سے محبت اور شفقت میں پہلے سے کئی گنا اضافہ ہو گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ وہ جب کالج سے ریٹائر ہوئے تو کہنے لگے میں چوتھی بار ریٹائر ہوا ہوں۔ مگر اب بھی مجھے اپنے ریٹائر ہونے کا دکھ ہے کہ میں طلباء پر پڑھا نہ سکوں گا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ وہ نوکری سے ریٹائر ہوئے مگر اپنے کام سے کبھی ریٹائر نہ ہوئے۔ صحت کمزور ہو گئی چل پھر نہ سکتے تھے تو اپنے بستر پر تکیے سے ٹیک لگا کر کام کرتے رہے اور صفحوں کے صفحے ترجمہ کرتے رہے۔ آخری دنوں میں انہوں نے حضرت اقدس ..... کی کتاب حقیقۃ الوحی کا انگریزی ترجمہ مکمل کیا۔ اور آخری دنوں میں مجھے خط لکھ کر بلایا اور ترجمے کی تین فائلیں میرے سپرد کر دیں وہ جانتے تھے کہ اب ان کا وقت آچکا ہے اپنی وفات سے ایک ہفتہ قبل مجھے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا کی وفات پر تعزیت کا خط لکھا۔ اور لکھا کہ لوگ تو دنیا سے جاتے ہی رہیں گے مگر کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ دنیا میں ذہین لوگوں کی کمی نہ ہو۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوگنڈا میں

جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

- یوگنڈا زبان میں قرآن مجید کی طباعت
- انتیس ۲۹ بیعتیں
- جماعت کی مذہبی خدمات کا اعتراف
- مالی قربانی میں سات گنا اضافہ
- نفری میں پانچ گنا اضافہ
- مشن ہاؤس کی تکمیل
- کمپالا میں علمی مجالس

مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ انچارج یوگنڈا نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ

"قرآن مجید کے یوگنڈا ترجمہ کی نئی طباعت کے غرض سے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو ترجمہ کی زبان وصحت کا دوبارہ جائزہ لے رہی ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں انتیس نئے دوست جماعت میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ۔ ملک میں تین بڑے مراکز۔ مساکا۔ کمپالا اور جنجا میں مساکا مشن ہاؤس مکمل ہوگیا۔ فون کی سہولت میسر آجانے سے انتظامی و تبلیغی امور کی سرانجام دہی و توسیع میں مزید بہتری پیدا ہوگئی ہے کبالے KIBALE میں ایک سکول کا اجراء ہوگیا ہے ایک مزید خوش آئندہ امر یہ ہے کہ مقامی دوست بھی تبلیغ کے کام میں مبلغ سلسلہ کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔

کمپالا میں جماعت نے اچھے تعلیمیافتہ اور صاحب حیثیت دوستوں کے ساتھ علمی مجالس کا پروگرام جاری کیا ہے۔ یہ مجالس باری باری احباب کرام کے گھروں پر اکثر نو بجے صبح سے پانچ بجے شام تک رہتی ہیں انہیں تعلیمیافتہ اور صاحب طالبانِ حق شامل ہوتے ہیں حاضرین کرام کو اظہارِ خیال کی مکمل آزادی ہوتی ہے اختلافی مسائل بھی کھل کر زیر بحث آتے ہیں۔ نتیجۃً اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے حق میں بہتر ماحول پیدا ہو رہا ہے۔

مالی قربانی میں بھی چھ سات گنا اضافہ ہوا ہے برادرم محمد علی صاحب کاٹرے اور ان کے معاونین کے اخلاص و قربانی کو اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں نوازا ہے کہ جنجا اور اس کے ماحول میں احباب کرام کی تعداد بڑھ کر پانصد ۵۰۰ کے قریب ہوگئی ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ جنجا سے ۴۰ میل کی مسافت پر ہماری ایک پرانی جماعت ہے جہاں دوستوں کی تعداد ۳۰۰ صد کے قریب ہے گو یہاں ہماری تین مساجد ہیں اور تین مقامی معلمین بھی کام کر رہے ہیں لیکن پھر بھی تربیت کے مسائل سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کیلئے وسائل کی کمی شدت سے دوستوں کی طرف توجہ پھراتی ہے اللہ تعالیٰ مدد فرماوے آمین۔

اللہ تعالیٰ نے کام میں توسیع کی ایک صورت اس رنگ میں بھی فرمائی ہے کہ مکرم کاٹرے صاحب کو رابطہ کے لئے ایک موٹر سائیکل مل گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل ایک خوشکن تبدیلی یہ بھی ہے کہ دیگر مسلم تنظیموں نے جماعت کے ساتھ مل کر عیسائیت سے مقابلہ اور باہم اختلافات سے اجتناب کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز احباب اب جماعت کی اسلامی خدمات کا بھی برملا اعتراف کرنے لگے ہیں۔

کمپالا سے ۱۱۰ میل اور جنجا سے یکصد میل دور بیلے کے شہر سے ایک طالبِ حق بزرگ مشن میں تشریف لائے دو دن قیام فرمایا اور اپنے علاقے میں اشاعتِ اسلام کے امکانات کے جائزہ کے لئے دورہ کی دعوت دی۔

مرکز کی امداد سے دوبارہ لٹریچر شائع کرنیکا انتظام کیا جا رہا ہے۔

احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ مرکزی مبلغین کرام، مقامی معلمین کرام اور احباب کرام یوگنڈا کو اشاعتِ اسلام کے لئے دعاؤں اور تدبیر کا حق ادا کرنے کی توفیق دے۔ ہماری حقیر مساعی کو کو بارآور فرمائے۔ تا اہل یوگنڈا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور ساری دنیا میں دین حق کا بول بالا ہو۔ آمین۔

جاپان میں تبلیغی سرگرمیاں

(وکالت تبشیر)

ہمارے جاپان میں مقیم مبلغ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے ہمیں اپنی رپورٹ میں لکھا ہے:۔

۱۰ فروری کو ایک جاپانی خاتون جو حال ہی میں عیسائی ہوئی ہیں اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کی غرض سے احمدیہ سنٹر تشریف لائیں۔ ان سے دو گھنٹے تک بہت اچھے رنگ میں تبلیغی گفتگو ہوئی۔ .....

واپسی سے قبل انہوں نے قرآن مجید کا جاپانی ترجمہ مشن سے حاصل کیا۔ دو ہفتہ کے بعد وہ دوبارہ تشریف لائیں۔ اس روز بھی خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس سے تعلق پیدا کرنے کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ بات چیت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس خاتون کو ہدایت نصیب ہو۔ بیوین حق میں گہری دلچسپی لینے لگی ہیں۔

۱۰ فروری کے اخبار جاپان ٹائمز میں خاکسار کا ایک خط شائع ہوا۔ مقصد صرف یہ تھا کہ قارئین اخبار کے سامنے دین حق کا تذکرہ آجائے اور انہیں اسلام میں دلچسپی پیدا ہو۔

ناگویا میں احمدیہ سنٹر کے قیام کے بعد ناگویا کے علاقہ میں ۲۹۲ مڈل اور ہائی سکولوں کے معاشرتی علوم کے اساتذہ کے نام رسالہ "وائس آف اسلام" ارسال کرنا شروع کیا۔ .... ایک سکول کے استاد اسلام کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کی غرض سے اپنے ساتھ دو اور سکولوں کے اساتذہ کو لے کر احمدیہ سنٹر آئے اور اسلام کے بارہ میں مختلف سوالات دریافت کرتے رہے۔ وہ چاہتے تھے کہ یہ تسلی کرلیں کہ سکول کے بچوں کو اسلام کے بارہ میں جو کچھ بتاتے ہیں وہ درست ہے؟ اس موقعہ پر میں نے ان کی توجہ ان کی شائع کردہ ایک کتاب کے ایک حصہ کی طرف دلائی جس میں سورۃ فاتحہ کی عربی عبارت کا عکس (عربی سے ناواقفیت کی وجہ سے) الٹا شائع کیا گیا تھا۔ انہوں نے بہت معذرت کی اور اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کا وعدہ کیا۔

ناگویا میں مقیم پاکستانیوں اور پاکستان سے آنے والے دوستوں کو میں نے یہ تجویز دی کہ ہم ناگویا میں بھی یوم پاکستان منانے کے لئے ایک اجلاس کریں۔ سب نے اتفاق کیا۔ چنانچہ خاکسار نے سفارتخانہ پاکستان کو لکھا۔ انہوں نے بھی اس تجویز کو پسند کیا ہے۔

پٹ سن کی کاشت

ملکی ضروریات کے لئے پٹ سن کی اہمیت بڑی واضح ہے۔ حکومت اس کی کاشت کے فروغ کے لئے کوشاں ہے۔ مختلف جگہوں میں کارخانے قائم کئے جا رہے ہیں تاکہ پٹ سن کی مصنوعات بنا کر ملکی ضروریات کو پورا کیا جائے۔ صوبہ پنجاب میں جڑانوالہ ضلع فیصل آباد اور مظفر گڑھ میں کارخانے کام کر رہے ہیں۔ ایک اور کارخانہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں لگایا جا رہا ہے۔ ان کارخانوں کے لئے خام مال کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے پٹ سن کی کاشت کی کوشش جاری ہے۔ لہٰذا زمیندار اور کاشتکار احباب کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

موزوں علاقہ دریاؤں کے نشیبی علاقوں میں جہاں خریف کی دوسری فصلوں کو سیلاب کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے پٹ سن کی فصل سیلاب کا بہتر مقابلہ کر سکتی ہے اور بہتر پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

۲۔ جن علاقوں میں زمینی نمکیات کا تناسب بڑھ گیا ہو اور زیر زمین پانی کی سطح بلند ہوگئی ہو ان علاقوں میں دوسری فصلوں کی نسبت پٹ سن بہتر پیداوار دیتی ہے۔

وقت کاشت: وسط اپریل سے وسط مئی تک

زمین کی تیاری ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل چلائیں اور دو تین دفعہ عام ہل اور سہاگہ چلا کر زمین کو اچھی طرح نرم اور بھربھرا کریں۔

طریقہ کاشت بذریعہ سنگل رو کاٹن ڈرل قطاروں میں کاشت کریں اور قطاروں کا درمیانی فاصلہ ایک فٹ ہونا چاہیئے۔

شرح بیج تین کیلوگرام فی ایکڑ۔

کھاد کا استعمال نائٹروجن ۲۵ کلو۔ فاسفورس ۱۲ کیلوگرام۔ نصف نائٹروجن اور کل فاسفورس بوقت کاشت دی جائے۔ باقی نصف کھاد تیسرے پانی کے ساتھ۔

چھدرائی اور گوڈی پودوں کا فاصلہ ۲ سے ۴ انچ ہونا چاہیئے۔ ضرورت کے مطابق گوڈی کی جائے تاکہ جڑی بوٹیاں تلف کی جائیں۔

آبپاشی آٹھ سے بارہ پانی بوقت ضرورت دینے چاہئیں۔

برداشت فصل ۱۰۰ سے ۱۲۰ دن میں تیار ہو جاتی ہے۔ بہترین وقت وہ ہے جب بھرپور پھول نکل آئے ہوں اور پھلیاں یا ڈوڈیاں بننی شروع ہوتی ہوں۔ ریشہ کی پیداوار بیس پچیس من حاصل کی جا سکتی ہے۔ ریشہ کی خریداری کارخانے کرتے ہیں۔ اگر کوئی دقت ہو تو نظارت زراعت سے رابطہ پیدا کریں تا فروختگی میں مدد کی جا سکے۔

مزید معلومات جناب ماہر پٹ سن ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد یا نظارتِ زراعت سے رابطہ قائم کریں۔ (مرسلہ: نظارت زراعت۔ ربوہ)

مطالعہ کتب خدام الاحمدیہ

ماہ اپریل میں خدام الاحمدیہ کے مطالعہ کے لئے حضرت اقدس کی کتاب کشتی نوح مقرر ہے قائدین کرام سے گذارش ہے کہ وہ یہ کتاب مرکز سے منگوالیں اور خدام سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دورہ کراچی

۱۶ مارچ ۸۲ء کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تین روزہ دورہ پر بذریعہ شالیمار ایکسپریس کراچی تشریف لائے۔ آپ نے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق اراکین مجالس عاملہ کو خطاب فرمایا ہدایات دیں اور کارکردگی کا جائزہ لیا۔

۱۷ مارچ	بعد نماز مغرب	مجلس عاملہ سوسائٹی
"	" " عشاء	" مارٹن روڈ
۱۸ مارچ	" " عصر	مجلس عاملہ گلشن اقبال و عزیز آباد
"	" " مغرب	" " ڈرگ روڈ
"	" " عشاء	" " ملیر
۱۹ مارچ	۱۰ بجے صبح	مجلس عاملہ ناظم آباد و اورنگی ٹاؤن
"	بعد نماز مغرب	" " صدر کراچی و لانڈھی اور قیادت ضلع مع قائدین کرام۔

محترم صدر صاحب نے جو ہدایات دیں اور نصائح فرمائیں ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ خدام دعا کی طرف خاص توجہ دیں اور تعلق باللہ پیدا کریں۔

۲۔ سادہ زندگی اختیار کریں اور روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے کام خود کریں بلا ضرورت زیادہ کپڑے نہ سلوائیں اور نہ زیادہ تعداد میں جوتے خریدیں۔

۳۔ خدمت خلق کی طرف توجہ دیں۔

۴۔ کمزور اور سست خدام کے ساتھ بار بار ملاقات کریں تا وہ اپنی اصلاح کی طرف جلد توجہ دیں

۵۔ عہدیدار اصلاح کے کام کے سلسلہ میں مایوس نہ ہوں اور تھک ہار کر نہ بیٹھ جایا کریں۔

۶۔ طلباء سارا سال دل لگا کر اور محنت کے ساتھ پڑھائی کریں۔ سب مضامین یکساں طور پر پڑھیں اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ٹیوشنیں اور گیس پیپرز پر انحصار نہ کریں۔

۷۔ بد رسوم سے اجتناب کریں۔ ۸ محنت کی عادت ڈالیں۔

۹۔ سالانہ اجتماعوں پر کھانا مانگ کر پیش نہ کیا جائے بلکہ کُلُوا جمیعاً کے طریق کو رائج کیا جائے۔ سب خدام اپنا اپنا کھانا لائیں اور پھر مل کر کھائیں اس سے وقت اور اخراجات دونوں ضیاع سے بچیں گے۔

۱۱۔ اپنے فرائض کو سمجھنے کی کوشش کریں اور فاستبقوا الخیرات کے تحت آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ ۱۲۔ جذبۂ اخوت اور باہمی محبت پیدا کریں۔

محترم صدر صاحب نے اپنے خطابات میں مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض اور اہمیت اور خدام الاحمدیہ کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور یاد دلایا کہ دراصل

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

اور نیز خدمت خلق کا فریضہ ادا کر کے ہی انسان قوم کا سردار بن سکتا ہے (سید القوم خادمھم) آپ نے مجالس کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور اس کو بہتر بنانے کے لئے مفید ہدایات سے نوازا۔ محترم صدر صاحب دورۂ کراچی بہت کامیاب رہا۔ اور اراکین مجالس عاملہ کی بیداری کا موجب بنا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی)

ہفتہ اطفال کب اور کیسے؟

(شعبہ صحت جسمانی)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۰ سے ۱۶ اپریل ۱۹۸۲ء ہفتہ اطفال کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس ہفتہ کے سلسلہ میں شعبہ صحت جسمانی سے متعلق ہدایات پیش ہیں۔

۱۔ اطفال کے دانتوں، ناخنوں اور لباس وغیرہ کی صفائی کا معائنہ کیا جائے۔ اسی طرح اجلاس عام منعقد کر کے کسی ڈاکٹر وغیرہ سے صحت کے بارہ میں تقریر کروائی جائے۔

۲۔ اطفال کے مابین ورزشی مقابلے کروائے جائیں اور ان میں انعامات تقسیم کئے جائیں۔

۳۔ ایک پکنک کا پروگرام رکھا جائے اور مقابلہ سیر کروایا جائے۔

براہ کرم ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس ہفتہ کو شایان شان طریق پر منائیے۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال! کیا آپ اطفال الاحمدیہ کو مرکزی امتحانات کی تیاری کروا رہے ہیں یاد رہے کہ یہ امتحان ۷ مئی کو ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نصاب تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک

— منعقدہ ۲۳ اپریل تا ۶ مئی —

۱۔ قرآن کریم ناظرہ — پارہ ۲۹، ۳۰ (ہر طالبہ سے روزانہ کچھ حصہ سنا جائے گا)۔

۲۔ قرآن کریم باترجمہ — پہلا پارہ نصف

۳۔ منتخب احادیث — یہ استاد کی خود منتخب کی ہوئی احادیث ہوں گی۔

۴۔ تاریخ احمدیت — جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ

۵۔ دعوۃ الامیر — دعوۃ الامیر کے پہلے ۱۰۰ صفحات میں سے چیدہ چیدہ نوٹس لکھوائے جائیں گے۔

۶۔ نماز باترجمہ مع دعائے قنوت۔ آداب نماز۔ آداب مسجد اور نماز جنازہ کی اہمیت مع دعا۔ اللہ تعالیٰ کے نام زبانی یاد کروائے جائیں گے۔

۷۔ درج ذیل عنوانات پر عام فہم انداز میں لیکچر دیئے جائیں گے۔

i۔ دلائل ہستی باری تعالیٰ۔ ii۔ مسئلہ خاتم النبیین۔ iii۔ وقت نماز وقت مسیحانہ کسی اور کا وقت۔ iv۔ نظام وصیت کیا ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد اور برکات۔ v۔ جملہ بدرسومات و بدعات (رقم شادی بیاہ۔ بعد از وفات۔ میلاد النبی۔ نذر و نیاز اور کونڈے پیروں کے نام پر دینا۔ بچوں کی سالگرہ منانا۔ بسم اللہ اور آمین وغیرہ۔ vi۔ پردہ اسلامی معاشرہ کا امتیاز اور مرد و عورت کی عزت کا ضامن ہے

نوٹ: طالبات اپنے ہمراہ سادہ قرآن کریم۔ کاپی قلم وغیرہ لائیں۔ ربوہ سے باہر سے آنے والی طالبات موسم کے مطابق بستر، گلاس، پلیٹ وغیرہ بھی ہمراہ لائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

گم شدہ رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ نوکوٹ ضلع تھرپارکر کی رسید بک نمبر ۱۲ تا ۱۶۷ جس کی رسیدات نمبر ۱ تا ۱۲ استعمال ہو چکی ہیں گم ہو گئی ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ رسید بک مذکورہ پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے۔ اگر کسی کے علم میں آ جائے تو دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ واپس بھجوا کر ممنون فرماویں"

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" کے نمائندگان

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حسب ذیل دوستوں کو ماہنامہ "انصار اللہ" کے نمائندگان مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان سب کو اعلیٰ رنگ میں ماہنامہ انصار اللہ کی خدمت کی توفیق بخشے آمین۔

۱۔ مکرم محمد اکرم خان صاحب غوری نمائندہ برائے انگلستان۔

۲۔ " چوہدری مقصود احمد صاحب ورک نمائندہ برائے ناروے

۳۔ " حسن محمد خان صاحب عارف " " کینیڈا

۴۔ " عبدالرشید صاحب سماٹری " " کراچی

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ مرکزیہ)

امتحان لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہونے والا امتحان معیار اول و دوم یکم مئی بروز ہفتہ ۱۹۸۲ء ہوگا۔ انشاء اللہ۔ تمام لجنات نوٹ فرمالیں۔ پہلے غلطی سے بروز جمعہ لکھا گیا تھا۔ ابھی تک لجنات نے پرچوں کی تعداد نہیں بھجوائی۔ لجنات جلد از جلد پرچوں کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر و احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیزم خالد فرید سلمہ اللہ کو ۲۱ مارچ ۱۹۸۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے عزیز نومولود شیخ بشیر احمد صاحب (آف فیصل آباد) کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک خادم دین، خاندان کے لئے بابرکت وجود اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ نیز کہ عزیز کو تندرستی والی لمبی و بابرکت عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ مبارک احمد آف ریلوے بورڈ لاہور)

مطالعہ کتب

اطفال الاحمدیہ کے مطالعہ کے لئے اس ماہ "حضرت بلالؓ (حصہ اول)" مقرر کی جاتی ہے۔ تمام اطفال اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں اور ناظمین اطفال مرکز کو رپورٹ ارسال کریں۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میرے برادر نسبتی محمد سیف اللہ بٹ صاحب ابن مکرم محمد رفیع بٹ صاحب چک ۴۶۸ گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد ۲۵ مارچ کو آزاد کشمیر میں کوٹلی سے کچھ فاصلے پر اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے اچانک ایک حادثہ میں شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم پاک فوج میں ملازم تھے اور حادثہ کے وقت گاڑی چلا رہے تھے کہ گاڑی اچانک ایک نالے میں الٹ گئی۔ مرحوم نے اپنی جان بچانے کے لئے گاڑی سے باہر چھلانگ لگا دی لیکن گاڑی مرحوم کے اوپر آگری جس سے مرحوم موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ مرحوم کے ساتھ چار اور جوان بھی تھے جنہیں معمولی چوٹیں آئیں۔

مرحوم کا جنازہ ۲۶ مارچ کو چار فوجی جوان رات کے ساڑھے دس بجے کے قریب بذریعہ ٹرک اُن کے آبائی گاؤں لائے جہاں ۲۷ مارچ کو صبح نو بجے کے قریب مکرم مولوی محمد اکرم صاحب عمر مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر تقریباً بائیس سال تھی۔

مرحوم نہایت مخلص، فرض شناس، ملنسار، خوش اخلاق اور والدین کا مطیع و فرمانبردار تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور اُن کے بوڑھے والدین اور اعزہ و اقارب کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ محمد لطیف کارکن ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ)

خواہش مغفرت

میرے والد بزرگوار میاں شیخ نذیر احمد سہگل آف چنیوٹ کی صحت کافی دنوں سے خراب چلی آرہی ہے اب کچھ دنوں سے کافی ضعف ہو گیا ہے۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(رفیعہ پروین محلہ دارالیمن وسطی ربوہ)

- مکرم ملک عبدالغنی صاحب آف شیخ محمدی اور مکرم میاں عبدالرشید صاحب بیمار ہیں۔ ان دونوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نیاز قطب احمد بٹ سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ پشاور)

- میری اہلیہ محترمہ کی آنکھ کا آپریشن جہلم میں ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب ہو اور بینائی بحال ہو جائے۔

(صوبیدار عبدالرزاق خان درد۔ کالا گوجراں ضلع جہلم)

- خاکسار جائیداد کے ایک مقدمہ کی وجہ سے بہت پریشان ہے نیز عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے کہ اللہ تعالیٰ پریشانیوں کو دور فرماتے اور صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ آمین۔

(مظفر احمد بھٹی رحمت بازار ربوہ)

- میرے دوست مکرم افضل طاہر صاحب ابن مولانا محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد۔ امسال B.Sc-II (Entomology) کا امتحان دینا ہے ان کی امتحان میں کامیابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(سہیل انور ڈار۔ سندھ ایگریکلچر یونیورسٹی ٹنڈو جام)

- خاکسار کی ملازمت کے سلسلہ میں ایک مقدمہ زیر سماعت ہے۔ کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (عطاء اللہ قہر فزیوتھراپسٹ۔ ملتان)
- بندہ ان دنوں کچھ گھریلو خاندانی پریشانیوں میں مبتلا ہے تمام احباب جماعت سے پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری مقبول احمد بھٹی الطاہر ۱۵ باب الابواب ربوہ)

بازیافتہ نقدی

کچھ نقدی دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی سامنے والی سڑک سے ملی ہے جس شخص کی ہو وہ نشانی بتا کر ذیل کے پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(محمد فیروز الدین کشمیری خادم مسجد مبارک ربوہ)

• کیا آپ چندہ عام • حصہ آمد • چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟ ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے
مسجد اقصیٰ کے چوک میں
دواخانہ حکیم نظام جان
بہت جلد کام شروع کر رہا ہے
حکیم انوار احمد جان گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر 222

لطیف موٹرز
نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴ میاں عبداللطیف گھر: ۳۲۰۶۹۲

تولیہ مفت
۵۰ روپے کا کپڑا بازار کے بھاؤ خریدنے پر ایک چھوٹا تولیہ مفت۔
۱۰۰ روپیہ کا کپڑا بازار کے بھاؤ خریدنے پر ایک درمیانہ تولیہ مفت۔
۲۰۰ روپیہ کا کپڑا بازار کے بھاؤ خریدنے پر سب سے بڑا تولیہ مفت حاصل کریں
حاجی مرزا نذیر احمد
نذیر کلاتھ ہاؤس
نزد میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ
RAJA ADVERTISERS

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا
جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے
میں ۱۵، ۱۶ اپریل کو حاضر ہوں گے
منیجر مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا
نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ

الیکٹرانکس • ریفریجریشن اینڈ ائرکنڈیشننگ
ووکیشنل ریگولر و کریش پروگرام کورسز
کلاسز ۱۵ اپریل سے شروع ہوں گی
داخلہ جاری ہے
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر
دارالرحمت شرقی "ب" ربوہ فون ۵۹۲
Recognised By
Punjab Board of Technical Education Lahore

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی ۱۹۸۲ء ہے۔ وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- بابرکت تقریب

تو میں کسی اور رنگ میں سوچتا کہ لڑکی کیسی ہو، حضور نے فرمایا جس لڑکی نے بوجھ ہلکا کرنے کے لیے اس گھر میں آنا ہے وہ کہیں بوجھ کی گٹھڑی باندھ کر نہ آجائے۔ اس میں ایسی پرانی عادتیں ہوں جو دور نہ ہو سکیں۔ عمر کے ساتھ لچک کی بجائے سختی RIGIDITY پیدا ہو چکی ہو۔ جس کے نتیجہ میں تربیت قبول کرنے کا مادہ باقی نہیں رہتا۔

حضور نے فرمایا ان باتوں کے پیش نظر میں نے بہت دعائیں کیں اور تین احباب جماعت کو بھی دعا کرنے کے لیے لکھا۔ یہ احباب محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر ضلع فیصل آباد اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد تھے۔ حضور نے ان احباب کو جو خط لکھا وہ بھی پڑھ کر سنایا اس میں یہ کہا گیا تھا کہ وہ سات روز تک دعائیں کریں اور اگر کوئی خواب دیکھیں تو اطلاع دیں۔ تینوں احباب نے الٰہی اشارہ کی روشنی میں حضور کو لکھا کہ شادی کر لینا ہی بہتر ہے۔ حضور کے چھوٹے صاحبزادے محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب نے بھی خواب دیکھا کہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا نے خواب میں ان سے بعض رشتوں کا ذکر کیا۔ اور آخر کار اسی رشتے کو ترجیح دی۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے چالیس روز تک کلیتہً خالی الذہن ہو کر دعا کی کہ اے اللہ تو ہی یہ مسئلہ حل کر کہ جماعت میں جو بے چینی ہے وہ دور ہو اور جو برکتیں خلیفۂ وقت کی بیوی کے توسط سے جماعت کی مستورات کو پہنچتی ہیں ان کے دروازے پھر سے کھل جائیں۔

حضور نے فرمایا کہ آخر کار جب اس رشتہ کا فیصلہ ہوا تو میں نے دو شرائط عائد کیں۔ ایک یہ کہ لڑکی برضا و رغبت راضی ہو۔ اور اس پر کسی بھی قسم کا دباؤ نہ ڈالا جائے اور دوسرے یہ کہ لڑکی کی والدہ بھی راضی ہو۔ حضور نے فرمایا جب لڑکی اور ان کی والدہ سے پوچھا گیا تو پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پہلے سے ہی تیار کیا ہوا تھا کہ ان کو کوئی بڑا رتبہ ملنے والا ہے۔ چنانچہ ہر دو نے یہ رشتہ خوشی سے قبول کیا۔

حضور نے آخر میں فرمایا کہ یہ بتانا ضروری اس لیے کہ شیطان وسوسے ڈالا کرتا ہے۔ عمر کا جو فرق ہے وہ اپنی جگہ پر ہے، لیکن جس دل میں خدا اور رسولؐ کی خاطر قربانی کا جذبہ ہو وہ جذبۂ قربانی عمر کی طرف نہیں دیکھا کرتا۔ حضور نے فرمایا یہ لڑکی جس نے عمر کی تفاوت کے باوجود بڑی ہمت اخلاص اور خدا تعالیٰ کے دین سے محبت کا احساس کیا ہے، دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسے اس سے بھی زیادہ استعداد اور طاقت عطا کرے کہ جس مقصد کے لیے اس پر ذمہ داریاں ڈالی جا رہی ہیں وہ ان کی ادائیگی میں پوری طرح ممد و معاون ہو۔ میری ساتھی بنکر دنیا بھر کے مردوں اور عورتوں کے لیے روشنی کا ذریعہ ثابت ہو اور دنیا بھر کو راہنمائی دیکر ان کے لیے بھی جنت کے دروازے کھولنے والی ہو۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب و قبول کروایا اور اس کے بعد دعا کروائی۔ اس ضمن میں فرمایا جماعت میں یہ تیسرا نکاح ہے جس میں نکاح کرنیوالا خود ہی نکاح خوان بھی ہے۔ یہ بابرکت نکاح مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر پر انجام پایا۔

تقریب رخصتانہ

اعلان نکاح کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سات مرد اور تین خواتین کی بارات لیکر محترم خان عبدالمجید خان صاحب کے گھر روانہ ہوئے اور چھ بجنے میں سات منٹ پر وہاں پہنچے۔ تھوڑی دیر کے بعد تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی بعد ازاں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے درثمین سے حضرت اقدس کے دعائیہ اشعار ؎

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

ترنم سے پڑھ کر سنائے بعد ازاں حضور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور چند منٹ کے لیے مکان کے اندر تشریف لے گئے اور مغرب کے قریب دلہن کو لیکر واپس تشریف لے آئے۔ اس تقریب میں حضور کی طرف سے بری کا صرف ایک جوڑا تھا اور طرفین کے کل مدعوئین کی تعداد تیس سے متجاوز نہ تھی۔ تقریب رخصتانہ کے لیے محدود سی جگہ میں چند کرسیاں رکھی تھیں۔ جماعتی طریق کے مطابق مہمانوں کی تواضع کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ نہ ہی کسی قسم کی آرائش یا سجاوٹ کی گئی تھی۔ نہ بلب تھے نہ جھنڈیاں تھیں اس لحاظ سے اسلامی سادگی کا یہ شادی ایک قابل تقلید نمونہ تھی۔

حضور کی بارات میں جو افراد شامل تھے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی محمودہ صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

لڑکی والوں کی طرف سے بھی دلہن کے چند عزیزوں کے علاوہ محلے کے تین چار آدمی مدعو تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ الٰہی بشارات اور تائید کے حامل اس رشتے کو محض اپنے فضل سے ساری دنیا کے لیے کامیاب اور بابرکت ثابت کرے، ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ کے لیے خوشی و مسرت اور سکون و طمانیت کے حصول کا ذریعہ بنائے اور یہ دنیا بھر کی جماعت احمدیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے مزید افضال و برکات کا دروازہ کھولنے کا موجب ہو۔ آمین اللھم آمین۔

موصیات کے بارے میں ضروری اعلان

امراء / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھی توجہ فرمائیں

حسب قاعدہ وصیت نمبر ۳۷۶ الف (رسالہ قواعد وصیت ص۳۱) کسی شادی شدہ خاتون کی وصیت کے لئے اُس کا حق مہر اس کے خاوند کی (وصیت کرنے کے وقت کی) چھ ماہ کی آمد سے کم نہیں ہونا چاہیے اور اگر حق مہر کم ہو تو ضروری ہے کہ اس کی تمام جائیداد بشمول حق مہر یہی شرط پوری کرتی ہو۔

جس خاتون نے شادی سے قبل وصیت کی ہو تو اس کی وصیت کے لئے اُس کے خاوند کی چھ ماہ کی آمد (حق مہر یا تمام جائیداد بشمول حق مہر کے سلسلہ میں) شادی کے وقت کی محسوب ہو گی۔ یہ قاعدہ نئی اور پرانی تمام وصایا خواتین پر نافذ ہو گا۔ لہٰذا مذکورہ بالا تمام موصیات (جنہوں نے شادی شدہ ہونے کی حالت میں یا اس سے قبل وصیت کی ہو) نیز ان کے قریبی اعزہ سے التماس ہے کہ وہ اپنی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب اور صدر صاحب موصیان کی تصدیق کے ساتھ خاوندوں کی (مذکورہ بالا تفصیل کیمطابق) ماہوار آمد سے دفتر وصیت کو فوری طور پر مطلع کریں۔ اس ہدایت کی عدم تعمیل کی ذمہ داری مذکورہ بالا موصیات اور ان کے اقرباء پر ہی عائد ہو گی۔

تمام امراء / صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ براہ کرم اپنی اپنی جماعت کی مذکورہ بالا موصیات کے خاوندوں کی ماہوار آمد (مذکورہ اوقات کی) کے بارے میں ایسی اطلاعات مجموعی طور پر بھجوا دیں۔

مگر یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ہر ایسی موصیہ کے بارے میں اطلاع وصیت نمبر اور زوجیت کی قید کے ساتھ الگ کاغذ پر ہو تا اُسے موصیہ کی مثل میں لف کیا جا سکے۔

(جاری کردہ :- نظارت بہشتی مقبرہ - ربوہ)

فرنیچر خریدنے کیلئے بہترین دکان

مون لائٹ صوفہ ہاؤس

اسپیشل لکڑی - دیدہ زیب ڈیزائن

اور

ماہر کاریگروں کا تیار کیا ہوا معیاری فرنیچر خریدنے کیلئے

مون لائٹ صوفہ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

پر تشریف لائیں

ہالینڈ کی

ملک شوگر

ہومیو پیتھ ڈاکٹروں کے لئے خصوصی

25% رعایت

ہوم پیکرز ۱۰۵/۴ ماڈل ٹاؤن لاہور

سنہ ۱۹۱۱ سے ایک ہی نام

حکیم انوار احمد جان

جانشین و فرزند حکیم نظام جان، جو کہ حضرت والد صاحب کی حسب تمنا دواخانہ کے اسی نام سے دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف ہیں۔

بے اولاد، نرینہ اولاد سے محروم دکھی عورتوں کے لیے پُر امید واحد علاجگاہ

دواخانہ حکیم نظام جان

زیر نگرانی: حکیم انوار احمد جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

فون: ۷۳۹۹۷

پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲